بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سورۃ البقرۃ

رکوع ۸ (A) آیت ۶۲ - ۶۴

آیت نمبر 62 :-

سوال 1 : اس آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجات اور کامیابی کا اصول کیا ہے ؟

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی مخصوص گروہ مسلمان، یہودی، نصاریٰ، صابی ہونے کی وجہ سے درجہ نہیں رکھتا - کامیابی کے لیے ایک ہی پختہ اصول ہے ایمان اور عمل صالح - اللہ تعالیٰ کے یہاں درجے کا اعتبار اس بنا پر ہے کہ کس نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے مطابق اپنی عملی زندگی کو ڈھالا ہے۔

سوال 2 : یہود اپنے آپ کو ھادوا کیوں کہتے تھے ؟

لفظ ھادوا ھ و د سے ہے

*- یہ نام حضرت یعقوبؑ کے بیٹے یہودہ سے ہے۔ یہ نسبتی نام ہے۔

*- ھادوا ماخوذ ہے ہود سے یعنی توبہ کرنا۔

*- یہود کے معنی حرکت کرنے والے کے ہیں۔ تورات پڑھتے وقت ہلتے تھے۔

سوال 3 : النصاریٰ کہنے کی کیا وجوہات تھیں ؟

*- ن ص ر سے ہے - ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں -

*- انہوں نے اپنے آپ کو انصار کہا تھا۔

*- ناصرہ نام کی بستی میں رہنے کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو نصاریٰ کہا یہ بھی نسبتی نام ہے -

سوال 4 : وَالصّٰبِئِیْنَ سے مراد کون لوگ تھے ؟

ص ب أ سے ہے - صابی کی جمع ہے - آج یہ قوم موجود نہیں ہے -

*- زبور کی تلاوت کرتے تھے - ستارہ پرست قوم تھی -

*- ایک دین سے دوسرے دین میں چلے جاتے تھے -

*- مجوسیوں کی مانند ایک گروہ تھا

*- فرشتوں کے پجاری تھے -

*- سب نبیوں کو مانتے تھے اور 30 روزے بھی رکھتے تھے

سوال 5: کیا چیز جنت میں لے جانے کی دلیل ہے۔

1- اللہ پر ایمان لانا

2- آخرت کے دن کا یقین اور اس پر ایمان

3- عمل صالح

سوال 6: عمل صالح کی شرائط کیا ہیں؟

1- اخلاص: یعنی عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے ہو۔ دنیاوی مفاد کا حصول مطلوب نہ ہو۔

2- سنت کے مطابق ہو: اللہ کے نبیؐ کے طریقے پر ہو۔

آیت ۹۳ (63)

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے کوہِ طور کو اٹھا کر بنی اسرائیل سے کیا عہد لیا تھا؟

اللہ تعالیٰ نے کوہِ طور کو اٹھا کر بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ

1- تم میری بندگی کرو گے۔

2- میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔

3- جو کتاب ہم عطا کر رہے ہیں اسے مضبوطی سے تھاموگے

4- کتاب کے احکامات پر عمل کرو گے۔

سوال 8: میثاق کے کیا معنی ہیں؟

میثاق کا مطلب ہے پکا وعدہ یا عہد۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پکا عہد لیا تھا کتاب کے احکامات کے ذریعے سے۔

سوال ۹: وَرَفَعْنَا سے کیا مراد ہے؟

اور بلند کیا ہم نے - ر ف ع سے ہے۔
رفع کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱- حقیقی رفع:
یعنی حقیقی بلندی۔ کسی چیز کا اوپر ہونا

۲- معنوی رفع:
کردار کی اعمال کی بلندی۔ یہ وہ رفعت ہے جو کردار اور اعمال اور عقیدہ سے ملتی ہے۔ اسکے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسکو کسبی رفعت کہتے ہیں اس آیت میں لفظ رَفَعْنَا اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے حقیقی طور پر کوہِ طور کو ان کے سروں کے اوپر اٹھا دیا تھا۔

سوال ۱۰: طور کسے کہتے ہیں؟

طور سریانی زبان کا لفظ ہے۔ طور سے مراد کوئی پہاڑ ہے جو ہرے رنگ کا ہو، مگر یہاں الطُّور آیا ہے اس سے مراد خاص پہاڑ ہے۔ جس پر حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوا کرتے تھے۔

سوال ۱۱: خُذُوْا کا کیا مطلب ہے؟

خُذُوْا کا مطلب ہے پکڑو۔ أ خ ذ سے ہے
اَخَذَ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
۱- اخذ مادی: کسی چیز کو پکڑنا۔
۲- اخذ معنوی: کسی کی بات کو اخذ کرنا، کسی بات کو Extract کرنا۔
اَخَذَ سے مراد عمل ہے۔

سوال ۱۲: خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ سے کیا مراد ہے؟

اخذ کرنا:
۱- اس کتاب کا نچوڑ اخذ کرو
۲- اسکی تعلیمات کو اخذ کرو۔
3- کتاب سے گہرا تعلق رکھو۔
4- جیسے بھی حالات ہوں اس پر عمل کرو۔

قوت سے پکڑنا :- قوت سے مراد ایمان و عمل کی قوت ہے ۔ یعنی اللہ کی کتاب کا شوق رکھنا ۔ اسکے راستے میں کوشش اور محنت کرنا ۔ کتاب کے احکامات پر صبر کرنا اور استقامت سے اس پر جمے رہنا ۔

سوال 13 : وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ سے کیا مراد ہے ۔

اور یاد کرو جو اسمیں ہے ۔ یعنی اسکو سیکھو اور تلاوت کرو ۔

سوال 14 : کتاب کا ذکر کرنا کیا ہوتا ہے ؟

ذکر کا لفظ تین معنوں میں آتا ہے ۔

1 - ذکر کرنا ۔ تذکرہ کرنا ۔ اپنی گفتگو کا حصہ بنالینا ۔

2 - یاد دہانی کرانا

3 - آپس میں مذاکرے کرنا

سوال 15 : کتاب کو مضبوطی سے پکڑنے اور اس کا ذکر کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے ؟

1 - انسان متقی بن جاتا ہے ۔ یعنی انسان اللہ کی کتاب کو اخذ کرتا ہے ۔ اسکا مذاکرہ کرتا ہے ۔ ہر حال میں پکڑے رہتا ہے اور اسے اپنی روزمرہ زندگی میں لے کر آتا ہے ۔ اپنی برائیاں خود دیکھنے لگتا ہے ۔

2 - انسان بچ جاتا ہے جہنم کا ایندھن بننے سے ، رسوائیوں سے اللہ کی ناراضگیوں اور غضب سے ۔

سوال نمبر 16 : کتاب کا نزول کیوں ہوتا ہے ؟

کتاب کا نزول اس لیے ہوتا ہے کہ بندہ متقی بن جائے ۔

سوال 17 : کوہ طور کا اٹھا کر ہٹ لینا کیا جبر تھا ؟

نہیں ۔ مفسرین کہتے ہیں کہ رفع طور جبر کے لیے نہیں تھا بلکہ اللہ کے الرافع اور القدیر ہونا تھا ۔ اللہ تعالیٰ

کی عظمت و جلال کا مظاہرہ تھا۔ انکو ذمہ داری کا احساس دلانا تھا۔

آیت ۶۴ (64)

سوال ۱۸: ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ سے کیا مراد ہے؟

پھر منہ پھیر لیا تم نے۔ انسان نعمتوں کی قدر نہیں کرتا۔ اور احسان بھول جاتا ہے۔

سوال ۱۹: مِن بَعْدِ ذٰلِكَ کس کے لیے آیا ہے۔

بنی اسرائیل نے ان احکامات کو سننے کے بعد اور وعدوں کو کرنے کے بعد اس سے منہ پھیر لیا ہے۔ من بعد ذلک میں اسی طرف اشارہ ہے۔

سوال ۲۰: خسارہ کیا ہوتا ہے؟

نہ دنیا میں کوئی فائدہ ملے اور نہ آخرت میں کوئی نفع پہنچے۔

سوال ۲۱: کوئی قوم کب محروم ہے؟

۱۔ جب وعدہ سے پلٹ جائے۔
۲۔ کتاب کو مضبوطی سے نہ پکڑے
۳۔ کتاب سے نصیحت نہ لے۔

سوال ۲۲: یہود کے اوپر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم کس طرح ہے؟

یہود نے ہر وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ ہر حکم کی نافرمانی کی مگر اسکے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کو مہلت دی ہوئی ہے انکو تباہ نہیں کیا یہ دراصل اللہ تعالیٰ کا ان کے اوپر فضل و رحم ہے۔ ورنہ کئی پچھلی نافرمان قوموں کا آج وجود بھی نہیں ملتا ہے۔